المسائل الاربعة المهمّة

مع الدّلائل المرغوبة باحاديث النبوية

نماز کے چار اہم مسائل

نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا، ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا، سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں کا نہ ٹیکنا، اور تورک نہ کرنا، ان چار مسائل پر احادیث وآثار کو مع ترجمہ ومکمل حوالہ کے جمع کیا گیا ہے۔ یہ مختصر سا رسالہ احناف پر اس اعتراض کا بہترین جواب ہے کہ حنفی حضرات احادیث پر عمل نہیں کرتے اور اپنے امام کی اتباع کرتے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

اللہ تعالی کی توفیق اور بعض حضرات اور کچھ اہل علم کے حکم سے ان چند مسائل میں جن کے بارے میں ایک غلط تأثر یہ دیا جا رہا ہے کہ احناف کا ان مسائل میں عمل احادیث مبارکہ کے خلاف ہے، اور احناف احادیث نبوی کو چھوڑ کر اپنے امام کے مسلک پر عمل کرتے ہیں' ہر مسئلہ پر مختصر طور پر صرف احادیث مع ترجمہ ومکمل حوالہ کے جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں نماز کے چار مسائل پر احادیث اور آثار کو جمع کیا گیا ہے:

(۱)......تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا۔

(۲)......ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنا۔

(۳)......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں کا نہ ٹیکنا۔

(۴)......تورک۔

یہ سلسلہ ''مرغوب الادلة باحادیث النبویة علی مسلک الحنفیة '' کا ایک حصہ ہے، اس کے بعد اور حصے بھی انشاء اللہ آئیں گے۔

اللہ تعالی اس سلسلہ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے ، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

(۱):......تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا

(۱):......تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۱)......عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ۔

(مسلم شریف ص۱۶۸ج۱، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین ، الخ ، رقم الحدیث :۳۹۱)

ترجمہ:......حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔[۱]

---

[۱]......حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رضی اللہ عنہ : اَنہ رأی نبی اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال : حتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا فروع اُذُنَیْہِ۔

(مسلم شریف ص۱۶۸ج۱، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین ، الخ ، رقم الحدیث :۳۹۱)

(۲)......عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ قال : رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع حتی یبلغ بھما فروع اذنیہ۔

(ابوداؤد ص۱۰۵ج۱، باب من ذکر أنہ یرفع یدیہ اذا قام من الثنتین ، رقم الحدیث :۷۴۳)

(۳)......عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ، وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی رفع یدیہ حین یکبر حیال اذنیہ ، الخ۔

(نسائی، رفع الیدین حیال الاذنین ، رقم الحدیث :۸۸۱)

(۴)......عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ ، وحین رکع ، وحین رفع رأسہ من الرکوع حتی حاذتا فروع اذنیہ

(نسائی، رفع الیدین حیال الاذنین ، رقم الحدیث :۸۸۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۴)......عَن عبد الجبار ابن وائل عن ابیه رضی الله عنه : انه رأی النّبی صلی الله علیه وسلم اِذَا افُتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیۡهِ حَتّٰی تَکَادَ اِبۡهَامَاهُ تُحَاذِیۡ شَحۡمَةَ اُذُنَیۡهِ۔

(نسائی شریف ص۱۰۲ ج۱، موضع الابهامین عند الرفع ، کتاب الافتتاح ، رقم الحدیث :۸۸۳)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی لوتک پہنچ گئے۔[۱]

---

(۵)......عن مالک بن الحویرث رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا کبر رفع یدیه حتی یجعلهما قریبا من اذنیه ، الخ۔

(ابن ماجہ، باب رفع الیدین اذا رکع ، واذا رفع رأسه من الرکوع ، رقم الحدیث :۸۵۹)

(۶)......عن مالک بن الحویرث رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حین یکبر للصلوۃ یرفع یدیه حتی یحاذی بهما فوق اذنیه۔

(طحاوی ص۲۵۳ ج۱، باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوۃ الی این یبلغ بهما ؟ رقم الحدیث :۱۱۳۴)

(۷)......عن مالک بن الحویرث رضی الله عنه قال : رأیت النّبی صلی الله علیه وسلم رفع یدیه حتی یحاذی بهما فروع اُذنیه۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۷ ج۲، الی أین یبلغ بیدیه ؟ رقم الحدیث :۲۴۲۷)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ: آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک یا کانوں کے قریب تک اٹھائے۔

[۱]......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه حتی یحاذیَ بهما شحمة اذنیه۔

(مسند الامام اعظم (للحافظ ابی محمد الحارثی) ص۸۴۰ ج۲، رقم الحدیث:۱۴۹۱۔مسند الامام اعظم مترجم ص۱۵۴)

(۲)......عن وائل رضی الله عنه : انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم يرفع يديه فى الصلوة حتى يحاذى شحمة اذنيه۔ (مسند الامام اعظم مترجم ص۱۵۴، باب افتتاح الصلوة)

(۳)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه رضى الله عنه : انه ابصر النبى صلى الله عليه وسلم حين قام الى الصلوة رفع يديه حتى كانتا بحيال منكبيه وحاذى بابهامَيْه اذنيه ثم كبر۔

(ابوداؤد ص۱۰۵ ج۱، باب رفع اليدين فى الصلوة ، رقم الحديث :۷۲۳)

(۴)......عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال : قلت : لانظرن الى صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلى ، قال : فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر ' فرفع يديه حتى حاذتا اذنيه ، الخ۔ (ابوداؤد ص۱۰۵ ج۱، باب رفع اليدين فى الصلوة ، رقم الحديث :۷۲۴)

(۵)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه رضى الله عنه : قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع ابهامَيْه فى الصلوة الى شحمة اذنيه۔

(ابوداؤد ص۱۰۵ ج۱، باب رفع اليدين فى الصلوة ، رقم الحديث :۷۳۵)

(۶)......عن عبد الجبار بن وائل ' عن ابيه رضى الله عنه قال : صلّيتُ خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلمّا افتتح الصّلوة كبّر و رفع يديه حتى حاذتا اُذنيه ، الخ۔

(نسائی ص۱۰۲ ج۱، رفع اليدين حيال اذنين ، رقم الحديث :۸۸۰)

(۷)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه رضى الله عنه : انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى تكاد ابهاماه تحاذى شحمة اذنيه۔

(نسائی ص۱۰۲ ج۱، موضع الابهامين عند الرفع ، رقم الحديث :۸۸۳)

(۸)......عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال : رأيت النبى صلى الله عليه وسلم حين يكبر للصلوة يرفع يديه حيال اذنيه۔

(طحاوی ص۲۵۳ ج۱، باب رفع اليدين فى افتتاح الصلوة الى اين يبلغ بهما ؟ رقم الحديث :۱۱۳۲)

(۹)......عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال : أتيت النبى صلى الله عليه وسلم ' فرأيته يرفع يديه حذاء اذنيه اذا كبر ، الخ۔

(طحاوی ص۲۵۳ ج۱، باب رفع اليدين فى افتتاح الصلوة الى اين يبلغ بهما ؟ رقم الحديث :۱۱۳۶)

(۱۰)......عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال : رأيت النبى صلى الله عليه وسلم حين افتتح

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۳)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قَالَ : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کَبَّر رفع یدیه حتی نری ابهامیه قریبا من اذنیه۔

(مسند احمد ص ۶۳۱ ج ۳۰، رقم الحدیث:۱۸۷۰۲)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اٹھاتے کہ ہم آپ ﷺ کے دونوں

الصلوة یرفع یدیه الی اذنیه ، الخ۔

(دارقطنی ص ۲۹۳ ج ۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین،الخ ، رقم الحدیث :۱۱۰۹)

(۱۱)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یا وائل بن حجر ! اذا صلیت فاجعل یدیک حذاء اذنیک والمرأة تجعل یدیها حذاء ثدییها۔

(معجم طبرانی کبیر ص ۱۸ ج ۲۲، رقم الحدیث:۱۷۴۹۷۔مجمع الزوائد ص ۲۷۲ ج ۲، باب رفع الیدین فی ا لصلاة ، رقم الحدیث:۲۵۹۴)

(۱۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه : انه ابصر النبی صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلوة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه و حاذی ابهامیه اذنیه ثم کبر۔

(سنن کبری بیہقی ص ۹۹ ج ۲، باب من قال یرفع یدیه حذو منکبیه ، رقم الحدیث:۲۱۳۹)

(۱۳)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : قدمت المدینة فقلتُ : لانظرنَّ الی صلاة النّبی صلی الله علیه وسلم ' قال : فکبّر و رفع یدیه ' حتی رأیت ابهامیه قریباً من اُذنیه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۰۶ ج ۲، الی این یبلغ یدیه ؟ ، رقم الحدیث:۲۴۲۵)

(۱۴)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه : انه رأی النبی صلی الله علیه وسلم رفع یدیه حین دخل فی الصلوة کبر ، وصف همام : حیال اذنیه ، الخ۔

(مسلم ص ۱۷۳ ج ۱، باب وضع یده الیمنی علی الیسری الخ ، رقم الحدیث :۴۰۱)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ: آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک یا کانوں کے قریب تک اٹھائے۔

انگوٹھے کانوں کے قریب دیکھتے۔[۱]

[۱]......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن البراء رضی الله عنه ' ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لا یعود۔

(ابوداؤد ص۳۰۰ ج۱، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ، رقم الحدیث:۷۴۸)

(۲)......عن البراء رضی الله عنه قال : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی قریب من اذنیه۔(ابوداؤد ص۳۰۰ ج۱،باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ، رقم الحدیث:۷۴۹)

(۳)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کَبَّر لافتتاح الصلوة رفع یدیه ' حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ، ثم لا یعود۔

(طحاوی ص۲۹۹ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ رقم الحدیث:۱۳۱۳)

(۴)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کبر یرفع یدیه حتی نری ابهامیه قریبا من اذنیه۔

(دارقطنی ص۳۰۰ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح الخ ، رقم الحدیث:۱۱۱۳)

(۵)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلوة فکبر و رفع یدیه حتی ساوی بهما اذنیه ثم لم یعد۔

(دارقطنی ص۳۰۰ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح الخ ، رقم الحدیث:۱۱۱۹)

(۶)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلوة رفع یدیه ' حتّی کادتا تحاذیان اذنیه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۶ ج۲، الی این یبلغ یدیه ؟ ، رقم الحدیث:۲۴۲۶)

(۷)......کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کبّر رفع یدیه حتی یری ابهامه قریبا من اذنیه ، وفی روایة : وزاد قال : مرة واحدة ' ثم لا تعد لرفعها فی تلک الصلاة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۲، باب تکبیر الافتتاح و رفع الیدین، رقم الحدیث:۲۵۳۰/۲۵۳۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۷)......عن انس رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ کبَّر ' ثم رفع یدیہ یحاذی ابھامیہ اذنیہ ، الخ۔

(دارقطنی ص۳۰۰ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ، رقم الحدیث:۱۱۳۵)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے ، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اٹھاتے کہ دونوں انگوٹھے کانوں تک ہوتے۔

---

(۸)......قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلٰوۃ کبر و رفع یدیہ حتی کادتا تحاذیان اذنیہ ثم لا یعود۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحدیث:۱۶۹۱)

(۹)......قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین استقبل الصلٰوۃ حتی رأیت ابھامیہ قریبا من اذنیہ ثم لم یرفعھما ۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۹ ج۳، رقم الحدیث:۱۶۹۲)

(۱۰)......ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلٰوۃ رفع یدیہ ثم لم یرفع حتی ینصرف،
(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحدیث:۱۶۸۹)

(۱۱)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلٰوۃ رفع یدیہ حتی حاذی بھما اذنیہ ثم لم یَعُد الی شیء من ذلک حتی فرغ من صلوتہ۔

(دارقطنی ص۲۹۵ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ وقدر ذلک واختلاف الروایات ،کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۱۱۱۶)

(۱۲)......رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلٰوۃ فکبّر و رفع یدیہ حتی ساوی بھما اذنیہ ثم لم یعد۔(حوالہ بالا ص۲۹۵، رقم الحدیث:۱۱۱۹)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا' یا آپ ﷺ کا عمل نقل فرمایا کہ: آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے۔

حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۵)......عن حكم بن عمير رضى الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلّمنا اذا قمتم الى الصلوة فارفعوا ايديكم ' ولا تخالفوا آذانكم ثم قولوا : الله اكبر ، الخ۔

(طبرانی فی المعجم الکبیر ص۴۶ ج۲۲، رقم الحدیث:۳۱۹۰۔مجمع الزوائد ص۱۰۲ ج۲، باب رفع الیدین فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۵۹۲)

ترجمہ:......حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ ہمیں سکھلاتے تھے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، اور کانوں سے مخالفت نہ کرو، پھر کہو:'' الله اکبر، الخ۔

ہمارے اصحاب نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے تھے

(٦)......عن ابی میسرة قال : كان اصحابنا اذا افتتحوا الصلاة رفعوا ايديهم الى آذانهم ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۷ ج۲، الى أين يبلغ بيديه ؟ رقم الحديث :۲۴۲۷)

ترجمہ:......حضرت ابومیسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے اصحاب جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے تھے۔

(۲):...... ہاتھوں کوناف سے نیچے باندھنا

(۲):......ہاتھوں کوناف سے نیچے باندھنا

(۱)......عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم وَضَعَ یَمِیْنَهُ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۲۱ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے رکھا۔

(۲)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : السُّنَّة وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّة ۔ [۱] (ابوداؤد، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوة ، رقم الحدیث:۷۵۲)

[۱]......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرة ۔ (دارقطنی ص۲۸۶ ج۱، باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۰۸۹)

(۲)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُنَّة فی الصلوةِ وَضْعُ الیمین علی الشمالِ تَحْتَ السُّرَّة ۔ (سنن کبری بیہقی ص۳۱ ج۲، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوة من السنة ، رقم الحدیث:۲۳۴۲)

(۳)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُنَّة فی الصلوةِ وَضْعُ الکف علی الکفّ تَحْتَ السُّرَّة ۔ (سنن کبری بیہقی ص۳۱ ج۲، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوة من السنة ، رقم الحدیث:۲۳۴۱)

(۴)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُّنَّةِ فی الصلوة وَضْعُ الکف علی الکف تَحْتَ السُّرَّة ۔ (مسند احمد ص۱۱۰ ج۱، رقم الحدیث:۸۷۵)

(۵)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : مِنْ سنَّة الصلوة وَضْعُ الایدی علی الایدی تَحْتَ السُّرر ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۴ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۶۶)

(۶)......عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُّنَّةِ فی الصلوة وَضْعُ الاکف علی الاکف تَحْتَ السُّرَّة ۔ (کنز العمال ، وضع الیدین ، رقم الحدیث:۲۲۰۹۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(۳)......عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رحمه الله قَالَ : قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه : اَخْذُ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ [۱]

(ابوداؤد، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۷۵۶)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ہتھیلیوں کو ہتھیلیوں پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(۴)......عن علی رضی اللہ عنه قال : ثلا ثة من اخلاق الانبیاء علیهم السلام : تعجیل الافطار ، وتاخیر السحور ، ووضع الاکف تحت السرة فی الصلوۃ۔

(کنز العمال ، فصل : فی الموعظة المخصوصة بالترغیبات [الثلا ثی] ، رقم الحدیث:۴۴۲۷۱)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تین چیزیں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اخلاق میں سے ہیں: (۱): افطار میں جلدی کرنا۔ (۲): سحری دیر سے کھانا۔ (۳): نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا۔

(۵)......عن عائشة رضی اللہ عنها قالت : ثلٰث من النبوة علیه السلام : تعجیل الافطار ، وتاخیر السحور ، ووضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ۔

(محلی ابن حزم ص۳۲۰ ج۳، مسئلة لا یکبر الامام حتی یستوی من وراء ہ)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: (۱): افطار میں جلدی کرنا۔ (۲): سحری میں دیر کرنا۔ (۳): اور دوران نماز

[۱]......محلی ابن حزم ص۳۰ ج۳۔ نیل الاوطار ص۲۰۳ ج۲۔

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

(۵)......عن انس رضی الله عنه مثل هذا ایضا ، الا انه قال : من اخلاق النبوة ، و زاد تحت السرة۔(محلی ابن حزم ص۳۲۰ج۳، مسئلة لا یکبر الامام حتی یستوی من وراءه)

(۶)......عن ابراهیم قال : یضع یمینه علی شماله فی الصلاة تحت السرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۱ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نمازی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(۷)......عن حجاج بن حسان قال : سمعت ابا مجلز –أو سألته– قال : قلت : کیف اصنع ؟ قال : یضع باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله ' ویجعلها أسفل من السرّة۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۳ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۶۳)

ترجمہ:......حضرت حجاج بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت مجلز رحمہ اللہ سے سنا-یا فرمایا کہ: میں نے ان سے پوچھا-(میں قیام کی حالت میں ہاتھوں کو) کہاں رکھوں؟ آپ نے فرمایا کہ: دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے نچلے حصہ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر رکھ، اوران کوناف کے نیچے رکھو۔

(۸)......عن عقبة بن صهبان انه سمع علیا رضی الله عنه یقول فی قول الله عز و جل : ﴿فصلّ لربّک وانحر﴾ قال : وضع الیمنی علی الیسری تحت السرة۔

(التمهید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید ص۷۸ج۲۰، تابع : لحرف العین)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن صہبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی کا ارشاد﴿ فصلّ لربّک وانحر ﴾کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا کہ: اس سے مراد یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(۳):......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کا نہ ٹیکنا

(۳):......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کا نہ ٹیکنا

(۱)......عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یعتمد الرجل علی یدیه اذا نهض فی الصلوة۔

(ابوداؤد ص۱۴۲ ج۱، باب کراهیة الاعتماد علی الید فی الصلوة ، رقم الحدیث:۹۹۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے نماز میں (دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت) دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔ [1]

(ابوداؤد ص۱۲۲ ج۱، باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه ؟ رقم الحدیث:۸۳۷)

---

[1]......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد یضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(ترمذی، باب ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود ، رقم الحدیث :۲۶۸)

(۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(نسائی، باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجوده ، رقم الحدیث :۱۰۹۰)

(۳)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا قام من السجود رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(ابن ماجہ، باب السجود ، رقم الحدیث :۸۸۲)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدے میں تشریف لے جاتے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ، اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔

(۳)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابیه رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم فذکر حدیث الصلوۃ قال : فلمّا سجد وقعتا رکبتاه الی الارض قبل ان یقعا کفّاه ، قال همام : و نا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل هذا ، وفی حدیث احدِهما واکبر علمی انه فی حدیث محمد بن جُحَادة : واذا نهض نهض علی رکبتیه واعتمد علی فخذه۔

(ابوداؤد ص۱۳۲ ج۱، باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه ؟ رقم الحدیث:۸۳۸)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے آپ ﷺ کی نماز کی حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ کے گھٹنے ہتھیلیوں سے پہلے زمین پر لگے۔

حضرت ہمام (رحمہ اللہ راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ: ہمیں حضرت شقیق رحمہ اللہ نے اور حضرت شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مجھے حضرت عاصم بن کلیب رحمہ اللہ نے اپنے والد کے واسطے سے آپ ﷺ سے اسی کے مثل حدیث بیان کی ہے، اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی حدیث میں ہے، اور میرا زیادہ (رجحان اور) علم یہی ہے کہ وہ محمد بن جحادہ کی حدیث ہے کہ: جب آپ ﷺ اٹھتے تو گھٹنوں کے بل اٹھتے اور اپنی رانوں پر سہارا لیتے۔

(۴)......عن ابی جُحَیفة رحمه الله عن علی رضی الله عنه قال : ان من السنة فی

الصلوة المکتوبة اذا نهض الرجل فی الرکعتین الاولیین ان لا یعتمد بیدیه علی الارض ' الا ان یکون شیخا کبیرا لا یستطیع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۳ ج۳، فی الرجل یعتمد علی یدیه فی الصلوۃ، رقم الحدیث:۴۰۲۰)

ترجمہ:...... حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ آدمی پہلی دو رکعتوں میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے، الا یہ کہ وہ بہت بوڑھا ہو، جسے اس کے بغیر اٹھنے کی ہمت ہی نہ ہو۔

(۴):......تورک

قعدہ کی دو ہیئتیں ہیں: ایک: افتراش، دوسری: تورک۔

افتراش:......یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا، اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا۔

تورک:...... کی دو صورتیں ہیں: پہلی صورت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں اس کے نیچے سے دائیں جانب نکال دے اور سرین پر بیٹھے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ: دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دے۔ (درس ترمذی ص۶۰ ج۲۔ تحفۃ الالمعی ص۸۶ ج۲)

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستفتح الصلوة بالتکبیر......وکان یفرش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی۔[۱]

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نماز اللہ اکبر کے ساتھ شروع فرماتے تھے......اور آپ ﷺ بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں کھڑا رکھتے تھے۔

(مسلم ص۱۹۴ ج۱، باب ما یجمع صفة الصلوة وما یفتتح به، الخ ، رقم الحدیث:۴۹۸)

(۲)......عن وائل بْنِ حُجْر رضی الله عنه قَال : قدمتُ المدینة ، قلتُ : لانظُرَنَّ الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فلما جلس – یعنی للتشهد – افترش رِجْله الیسری و وضع یده الیسری – یعنی علی فخذه الیسری – ونصب رجله الیمنی۔

قال ابو عیسی : هذا حدیث حسن صحیح ، والعمل علیه عند اکثر اهل العلم۔

(ترمذی ص۶۵ ج۱، باب کیف الجلوس فی التشهد ، رقم الحدیث:۲۹۲)

---

[۱]......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایت ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں بھی آئی ہے:

عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان النّبی صلی الله علیه وسلم ، اذا سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا ، وکان یفرش رِجله الیسری ، و ینصب رِجله الیمنی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۲ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی ، رقم الحدیث:۲۹۴۱)

ترجمہ:……حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ: میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے ضرور دیکھوں گا (میں نے دیکھا کہ) جب آپ ﷺ تشہد میں بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھا کر اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کی اکثریت کا اسی پر عمل ہے۔[۱]

(۳)……عن عبد اللہ بن قُسیط رضی اللہ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، یفترش الیسری و ینصب الیمنی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۳ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی، رقم الحدیث:۲۹۴۳)

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ (تشہد میں بیٹھتے تو) اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور دائیں پر بیٹھتے۔

(۴)……عن رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

---

[۱]……حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)……عن وائل بنِ حُجُر رضی اللہ عنہ: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلس، فثنی الیسری و نصب الیمنی، یعنی فی الصلاۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۲ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی، رقم الحدیث:۲۹۴۰)

(۲)……عن وائل بنِ حُجُر رضی اللہ عنہ قَال: صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فلما قعد و تشہد فرش قدمہ الیسری علی الارض و جلس علیہا۔

ترجمہ:……حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ ﷺ تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنا بایاں پاؤں زمین پر بچھا لیا اور اس پر بیٹھ گئے۔ (سنن سعید بن منصور۔ ادلۃ الحنفیۃ من الاحادیث النبویۃ علی المسائل الفقہیۃ، ص۱۷۳)

لـلاعـرابـی)...............:اذا سجدت فمکن لسجودک ‘ فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری۔

(سنن کبری بیہقی ص۵۲۳ ج ۲، باب تعیین القراء ۃ المطلقة فیما روینا بالفاتحة ، رقم الحدیث: ۳۹۴۹)

ترجمہ:......حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:(آپ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا کہ)......: جب تم سجدہ کروتو اچھی طرح سجدہ کرواور جب (تشہد سے)اٹھوتو اپنے بائیں ران (پاؤں) پر بیٹھو۔

(۵)......عن علی رضی اللہ عنه انه کان ینصب الیمنی و یفترش الیسری۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۴ ج ۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی ، رقم الحدیث:۲۹۴۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ (تشہد میں بیٹھتے تو) اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اوردائیں پر بیٹھتے۔

آپ ﷺ نے تورک سے منع فرمایا

(۶)......عن انس رضی اللہ عنه : ان النبی صلی اللہ علیه وسلم : نهی عن الاقعاء والتورک فی الصلوۃ۔

(سنن کبری بیہقی ص۱۷۳ ج ۲، باب الاقعاء المکروہ فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۲۷۴۰)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے نماز میں اقعاء اور تورک سے منع فرمایا ہے۔

اقعاء کی تعریف اوراقعاء کی ممانعت ومسنون ہونے کی احادیث میں تطبیق

تشریح:......’’اقعاء‘‘ نماز میں قعدہ کی حالت میں اس طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ دونوں کو لھے

زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے کردیئے جائیں۔ اس طرح بیٹھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں اس کو ’’عقبة الشیطان‘‘ سے تعبیر کیا گیا ہے: ’’و کان ینھی عن عقبة الشیطان‘‘۔ اور آپ ﷺ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

(مسلم، باب ما یجمع صفة الصلاة .....و صفة الجلوس بین السجدتین ، رقم الحدیث:۴۹۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: اقعاء شیطان کی ہیئت ہے۔

(۷)...... و عن علی قال : الاقعاء عقبة الشیطان‘‘۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۱ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۷)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ’’اقعاء‘‘ مسنون ہے۔ ۱؎ اور بعض حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ’’اقعاء‘‘ کرنا بھی نقل کیا گیا ہے۔ ۲؎

ان روایات میں تطبیق یہ ہے کہ: جن روایات میں سنیت کو بیان کیا گیا ہے وہاں ’اقعاء‘ سے مراد یہ ہے کہ: دونوں کولھے ایڑیوں پر ہوں اور گھٹنے زمین پر، ’’اقعاء‘‘ کا یہ طریقہ مکروہ

۱؎......عن عکرمة انّه سمع ابن عبّاس رضی اللہ عنھما یقول : الاقعاء فی الصلاة ھو السّنة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۱ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۳۲)

۲؎......چند روایتیں یہ ہیں:

(۱)......عن جابر و ابی سعید رضی اللہ عنھم : انھما یُقعیان بین السجدتین۔

(۲)......عن نافع ، عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال : کان یقعی بین السجدتین۔

(۳)......عن عطیة قال : رأیت العَبادلة رضی اللہ عنھم یُقعون بین السجدتین ، یعنی عبد اللہ بن الزبیر ، وابن عمر ، وابن عباس رضی اللہ عنھم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۷ج۲، من رخص فی الاقعاء ، رقم الحدیث:۲۹۵۸/۲۹۵۹/۲۹۶۰)

نہیں، اقعاء کی ممانعت کی احادیث میں بعض میں: ''اقعاء کلب'' یعنی کتے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔[۱] (قاموس الفقہ ص۱۹۹ ج۲)

(۸)......عن سمرة رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم : نهی عن التورک والاقعاء ، الخ۔

(مجمع الزوائد ص۱۹۶ ج۲، باب الاقعاء والتورک فی الصلاة ، رقم الحدیث:۲۴۶۸)

ترجمہ:......حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے نماز میں تورک اور اقعاء سے منع فرمایا ہے۔

(۹)......عن ابراهیم : انه کره الاقعاء والتورک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۶ ج۲، من کره الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۲۹۵۳۔

مصنف عبدالرزاق ص۱۹۱ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ اقعاء اور تورک کو مکروہ سمجھتے تھے۔

تورک نہ کرنا نماز میں سنت ہے

(۱۰)......عن عبد الله بن عبد الله رضی الله عنه انه اخبره : انه کان یری عبد الله بن عمر یتربع فی الصلوة اذا جلس ، ففعلتُه وانا یومئذ حدیث السنِّ ، فنهانی عبد

[۱]......دو روایتیں یہ ہیں:

(۱)......عن ابن لبیبة : ان ابا هریرة رضی الله عنه قال له : ایّاک والحبوة الکلب والاقعاء ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۰ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۶)

(۲)......عن قتادة قال : اذا صلّی احدکم فلا یُقعِیَنَّ اقعاء الکلب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۰ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۵)

اللــه بن عمر، وقال : انما سنة الصلوة : ان تَنصبَ رِجُلک الیمنی وتَثْنِیَ الیسری ، فقلت انک تفعل ذلک ؟ فقال انّ رِجلیّ لا تَحمِلا نی۔

(بخاری ص۱۱۴ج۱، باب سنة الجلوس فی التشهد ، رقم الحدیث:۸۲۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ:وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تھے کہ جب آپ (قعدہ میں) بیٹھتے تو چوکڑی مار کر بیٹھتے (فرماتے ہیں کہ) میں ابھی بالکل نوعمر تھا، میں بھی ایسا کرنے لگا،حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس سے روکا،اور فرمایا کہ: نماز میں سنت یہ ہے کہ (بیٹھنے میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھواور بایاں پاؤں پھیلا دو، میں نے کہا کہ: آپ تواس طرح کرتے ہیں (یعنی چوکڑی مارتے ہیں؟) آپ نے فرمایا: میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔

(۱۱)......عن عبد الله– وهو ابن عبد الله بن عمر رضی الله عنهم– عن ابیه قال : من سنة الصلوة ان تَنصب القدم الیُمنی واستِقبالُه باصابعِها القبلة و الجلوسُ علی الیسری۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: نماز کی سنت میں سے ہے کہ (تشہد میں) دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ کی جانب کرلے،اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جائے۔[۱]

(نسائی ص۱۷۳ج۱، باب الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلة عند القعود للتشهد ، رقم الحدیث:۱۱۵۹)

---

[۱]......عن عبد الله بن عبد الله بن عمر رضی الله عنهم عن ابیه انه قال : ان من سنة الصلوة ان تُضجِع رِجلک الیسری وتنصب الیُمنی۔

(نسائی ص۱۳۰ج۱، باب کیف الجلوس للتشهد الاول ، رقم الحدیث:۱۱۵۸)

نماز میں قدم سے

قدم ملانے کا مسئلہ

نماز میں کندھے سے کندھے ملانے کی احادیث۔ الصاق اور الزاق کے مجازی معنی مراد ہے یا حقیقی؟ احادیث میں بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ اور بخاری شریف کی روایت۔ قدم سے قدم ملانے والے کے نزدیک تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں۔ اٹھارہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے پیروں کو دوسرے نمازی کے پیروں کو ملا کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، وغیرہ امور پر مشتمل مختصر و مفید اور قابل مطالعہ رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

نماز میں کندھے سے کندھے ملانے کی احادیث

بکثرت روایات میں صفوں کی ترتیب اور صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں کندھے سے کندھا ملانے کا ذکر ہے، جیسے:

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : صفوا کما تصف الملا ئکة عند ربهم ، قالو یا رسول الله ! کیف تصف الملا ئکة عند ربهم ؟ قال : یقیمون الصفوف و یجمعون بین مناکبهم۔

(معجم الاوسط ص۲۰۴ج۹، رقم الحدیث:۸۴۴۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم صفوں میں اس طرح کھڑے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ صفوں کو سیدھی رکھتے ہیں اور کندھوں کو کندھوں سے ملاتے ہیں۔

(۲)......عن انس بن مالک رضی الله عنه ' عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : رُصُّوا صفوفکم ' وقاربوا بینها ' وحاذوا بالاعناق ، الخ۔

(ابوداؤد ص۱۱۳ج۱، باب تصویة الصفوف ، رقم الحدیث:٦٦٥)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو، اور ایک صف کو دوسری صف کے نزدیک رکھو

(یعنی درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ ہو) اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔

تشریح:......''حاذوا بالاعناق''اور''حاذوا بین المناکب''یعنی نمازیوں کے مونڈھوں اور گردنوں کے درمیان محاذات ہونی چاہئے، آگے پیچھے نہ ہوں۔

اور''حاذوا بالاعناق''کا دوسرا مطلب یہ بھی لکھا ہے کہ: سب نمازی ہموار زمین میں کھڑے ہوں جگہ میں اونچ نیچ نہ ہونی چاہئے کہ بعض بلند جگہ پر کھڑے ہوں اور بعض پست (یعنی نیچی جگہ پر)۔ (الدر المنضود علی سنن ابی داؤد ص ۱۸۷ ج ۲)

(۳)......عن انس بن مالک رضی الله عنه ' عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : راصُّوا صفوفکم ' وقاربوا بینها ' وحاذوا بالاعناق ، فوالذی نفس محمد (صلی الله علیه وسلم) بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانها الحذف۔ (نسائی، باب حث الامام علی رص الصفوف والمقاربة بینها ، رقم الحدیث:۸۱۶)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور قریب قریب کھڑے ہو، اور گردنیں ایک دوسرے کے برابر رخ پر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان داخل ہوتا ہے، گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے۔

(۴)......نعمان بن بشیر رضی الله عنه یقول : اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الناس بوجهه فقال :" اقیموا صفوفکم " ثلا ثا " والله لتقیمن صفوفکم ' أو لیخالفن الله بین قلوبکم " قال : فرأیت الرجل یلزق منکبیه بمنکب صاحبه ، ورکبته برکبة صاحبه وکعبه بکعبه۔

(ابوداؤد ص ۱۳ ج ۱، باب تصویة الصفوف ، رقم الحدیث:۶۶۰)

ترجمہ:......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ

ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر کرلو۔ اللہ کی قسم یا تو اپنی صفوں کو برابر کرلو، ورنہ اللہ تعالی تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (اس کے بعد) میں نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوجاتا تھا۔

(۵)......ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : اقيموا الصفوف ، وحاذوا بين المناكب ، الخ۔ (ابوداؤد ص۱۱۳ ج۱، باب تصوية الصفوف ، رقم الحديث:٦٦٤)

ترجمہ:......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی قائم کرو، اور کندھوں کو کندھوں کے مقابل رکھو۔

صفوں کو درست کرلو اور کندھوں کو برابر کرلو

(٦)......عن مالك ابن ابى عامر الانصارى : انّ عثمان بن عفان رضى الله عنه كان يقول فى خطبته اذا قامت الصلوة : فاعدلوا الصفوف وحا ذوا بالمناكب ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت مالک ابن ابی عامر انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں جب نماز کھڑی ہوتی تو فرماتے تھے کہ: صفوں کو درست کرلو اور کندھوں کو برابر کرلو، الخ۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۷۳، باب التّسوية الصف ، رقم الحديث:٩٨)

بعض روایات میں قریب قریب کھڑے رہنے کا حکم ہے

(۷)......عن سمرة رضى الله عنه قال : خرج الينا رسول الله صلى الله عليه سلم فقال : الا تصفون كما تصف الملا ئكة عند ربهم ، قالوا و كيف تصف الملا ئكة

عند ربهم ؟ قال : يتمون الصف الاول ثم يتراصون فی الصف۔

(نسائی، باب الحث علی رص الصفوف والمقارنة بينها ، رقم الحديث:۸۱۷)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا: تم صفوں میں اس طرح کھڑے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ پہلی صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے: ''يتمون الصفوف المقدمة و يتراصون''۔

(ابوداؤد ص۱۱۳ ج۱، باب تصوية الصفوف ، رقم الحديث:۶۵۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ قدم بہت قریب کرتے نہ بہت دور

(۸)......كان ابن عمر رضی الله عنهما : لا يفرج بين قدميه ولا يمس احداهما بالاخرى ، ولكن بين ذلک لا يقارب ولا يباعد۔

(المغنی ص۱۱ ج۲، فصل ترک شئی من سنن الصلوة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کے درمیان نہ کشادگی کرتے تھے، نہ ایک قدم کو دوسرے قدم سے ملاتے تھے، بلکہ اس کے درمیان درمیان رکھتے تھے، نہ بہت قریب کرتے تھے نہ بہت دور۔

بعض روایات میں مطلق سیدھے رہنے کا حکم ہے

(۹)......عن ابی مسعود رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا فی الصلوة ويقول : استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں کو پکڑتے اور فرماتے: سیدھے رہو اور مختلف نہ رہو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہوجائیں گے۔(مسلم ص۱۸۱ج۱، باب تصویة الصفوف و اقامتها ، رقم الحدیث:۴۳۲)

نماز میں بدن کو اچھی طرح رکھنے کا حکم

(۱۰)......عن ابی حمید ن الساعدی رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوة اعتدل قائما ، الخ۔

(ترمذی، باب ما جاء فی وصف الصلوة ، رقم الحدیث:۳۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اچھی طرح کھڑے ہوتے۔(نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی سر کو اٹھا کر اور تان کر رکھتے ، بلکہ عام حالات میں جو کیفیت ہوتی وہ ہوتی)۔

تشریح:......عام حالات میں کیا پاؤں کو چوڑا رکھا جاتا ہے؟ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں بھی عام حالات کی طرح قدم کو چوڑا نہیں رکھنا چاہئے۔

الصاق اور الزاق کے مجازی معنی مراد ہیں یا حقیقی؟

قدم سے قدم ملانے والے حضرات جو حدیث پیش کرتے ہیں اس میں دو لفظ آتے ہیں:(۱):الصاق ،(۲):الزاق۔ان دونوں لفظوں کے دو معنی ہیں:

(۱):......حقیقی: یعنی مکمل طور پر ملانا اور چپکانا۔

(۲):......مجازی ملانا کچھ فاصلہ کے ساتھ۔

اب دیکھنا ہے کہ یہاں حقیقی معنی مراد ہیں یا مجازی؟ متعدد دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مجازی معنی مراد ہے، یعنی قریب کھڑا ہونا اور درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ ہو کہ اس میں

ایک آدمی کی گنجائش ہو، اور صفوں کو ٹھیک کرنا۔

جوتوں کو دائیں' بائیں نہ رکھے

(۱۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : اذا صلی احدكم فلا يضع نعليه عن يمينه ' ولا عن يساره فتكون عن يمين غيره ' الا ان لا يكون علی يساره احد ' و ليضعهما بين رجليه۔

(ابوداؤد، باب المصلی اذا خلع نعليه ' اين يضعهما ؟ رقم الحديث:۶۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتے اتار کر نہ داہنی طرف رکھے اور نہ بائیں طرف، کیونکہ دوسرے نمازی کے لئے وہ داہنی طرف ہے، ہاں اگر کوئی بائیں طرف نہ ہو (تو بائیں طرف رکھ لے) اور (بہتر یہ ہے کہ) اپنے جوتوں کو دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے۔

(۱۲)......عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: اذا صلی احدكم فخلع نعليه ' فلا يؤذ بهما احدا ' ليجعلُهما بين رجليه ' أو لِيُصل فيهما۔(ابوداؤد، باب المصلی اذا خلع نعليه ' اين يضعهما ؟ رقم الحديث:۶۵۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے اتار لے، اور کسی کو اپنے جوتوں کی وجہ سے تکلیف نہ دے، بلکہ ان کو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے، یا پھر جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھے۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجازی معنی مراد ہے حقیقی معنی مراد نہیں، اس لئے کہ:

(۱)......دو مصلیوں کے پاؤں کے درمیان کچھ فاصلہ ہونا چاہیئے ،اس لئے کہ اگر الزاق کو اپنے حقیقی معنی پر محمول کریں تو جوتے رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، پھر تو آپ ﷺ یوں فرماتے کہ: دائیں بائیں جوتا مت رکھو، کیونکہ جگہ نہیں۔

(۲)......احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں کندھوں اور گھٹنوں کا سیدھا اور برابر رکھنا بھی ضروری ہے،اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب کہ الزاق کو اپنے مجازی معنی پر محمول کریں، ورنہ کندھوں کو سیدھا رکھنا محال ہے جب کہ مختلف قد کے لوگ نماز میں کھڑے ہوں تو کندھوں اور گھٹنوں کو کیسے ملا سکتے ہیں؟

(۳)......الزاق الکعب بالکعب کا حکم صرف حالت قیام کے لئے ہے یا رکوع اور سجدہ کے لئے بھی ہے۔اگر رکوع اور سجدہ کے لئے بھی ہے تو قدم سے قدم ملانے والے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر رکوع اور سجدہ کے لئے نہیں تو اس نفی کی کیا دلیل ہے؟اس سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ الزاق سے حقیقی معنی مراد نہیں۔

(۴)......قدم سے قدم ملانے والے حضرات جب اکیلے نماز پڑھتے ہیں تب بھی وہ پاؤں کو کشادہ رکھتے ہیں،اس کی کیا دلیل ہے؟ الزاق کا حکم تو صف کے بارے میں ہے۔اگر منفرد کے لئے بھی الزاق کا حکم ثابت ہو تو احادیث پیش کی جائیں۔

(۵)......قدم سے قدم ملانے کے قائل امام حضرات بھی کشادہ قدم رکھتے ہیں، یہاں الزاق کا کیا معنی؟ اور یہاں کس سے قدم ملاتے ہیں؟

تنبیہ:...... یہاں دو وضاحتیں ضروری ہیں: ایک تو یہ کہ: قدمین (پیروں) کی مذکورہ کیفیت میں تنہا نماز اور جماعت کی نماز کے درمیان فرق کہیں منقول نہیں ہے، لہذا جماعت کی صورت میں اور صف بندی کی صورت میں بھی یہی کیفیت رہے گی (جیسا کہ علامہ انور شاہ

صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے)

دوسری وضاحت یہ ہے کہ: پیروں کی کیفیت کی بابت روایات میں دو لفظ آئے ہیں: صف اور مراوحہ۔ یہاں صف کا مفہوم پیروں کا ایک دوسرے سے ملا ہوا ہونا، اور مراوحہ کا ایک دوسرے سے فاصلہ- ذکر واختیار کیا گیا ہے- جبکہ واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں لفظوں کا مفہوم کچھ اور بھی آیا ہے جس کی وجہ سے اشکال بھی ہوا ہے اور اس کو حل بھی کیا گیا ہے۔

صورت یہ ہے کہ صف کا ایک مفہوم تو وہ ہے جس کا ذکر کیا گیا، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ پیروں کا اس طرح سیدھا رہنا اور رکھنا کہ کوئی حرکت اور ردو بدل نہ ہو، اس کا تذکرہ آثار میں ابن زبیر اور بعض دوسرے حضرات سے متعلق آیا ہے۔

اسی طرح مراوحہ کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ پیروں کو اس طرح رکھنا کہ کبھی ایک سیدھا اور تنا ہوا ہو اور دوسرا ڈھیلا، اور کبھی دوسرا زمین پر تنا ہو اور پہلا ڈھیلا ہو، جس میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک کو زمین پر رکھ کر دوسرے کو دوسرے پیر پر یا اس کے کچھ حصے پر رکھ لیا جائے، اس کیفیت کا تذکرہ آثار میں بھی کچھ زیادہ ہے، اور فقہاء حنفیہ نے بھی اس کا تذکرہ کافی کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۶ تا ۵۰ ج ۲۔ فیض الباری ص ۲۳۷ ج ۲۔ معارف السنن ص ۲۹۸ تا ۳۰۰۔ بذل المجہود ص ۳۷۵ ج ۴۔ الفیض السمائی ص ۲۸۷ ج ۱۔ مسائل نماز احادیث اور آثار کی روشنی میں ص ۳۶۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ۱۱۷ ج ۲)

احادیث میں بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے

احادیث میں جس طرح اقامت صفوف اور اعتدال صفوف کا ذکر ہے، اسی طرح بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے، اور بدن کا سیدھا رکھنا صرف اس وقت ہوسکتا ہے جب کہ

الزاق کومجازی معنی پرمحمول کیا جائے۔

پاؤں چوڑے رکھنے پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا خلاف سنت کا فتوی

(۱۳)......خرج عبد الله رضی الله عنه من داره الى المسجد ' فاذا رجل يصلى صافّا بين قدميه ، فقال عبد الله : اما هذا فقد اخطأ السنة ' ولو راوح بين قدميه كان احب الى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ ج۵، من کان يراوح بين قدميه فی الصلوة ، رقم الحديث:۷۱۳۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے مکان سے مسجد تشریف لائے ، ایک آدمی اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کے پاؤں چوڑے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سنت میں غلطی کی (یعنی سنت طریقے کے خلاف کھڑا ہوا ہے) مجھ یہ پسند ہے کہ وہ مراوحہ کر لیتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے

(۱۴)......عن نافع ان ابن عمر رضی الله عنهما كان لا يُفرسِخ بينهما ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۶۴ ج۲، باب التحريك فی الصلوة ، رقم الحديث:۳۳۰۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں پیروں کو پھیلا کر کھڑے نہیں ہوتے تھے

(۱۵)......عن عيينة بن عبد الرحمن قال : كنت مع ابى فى المسجد ' فرأى رجلا يصلى صافّا بين قدميه ، فقال : الزق احداهما بالاخرى ، لقد رأيت فى هذا

المسجد ثمانية عشر من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ' ما رأيت احدا منهم فعل هذا قط۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۷ ج ۵، من كان يراوح بين قدميه فی الصلوة ، رقم الحديث:۷۱۳۶)

ترجمہ:...... حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد میں تھا، تو ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس نے قدم چوڑے کر رکھے ہیں (یعنی درمیان میں زیادہ فاصلہ ہے) تو میرے والد صاحب نے اس سے فرمایا کہ: ایک پاؤں کو دوسرے سے ملا دو (یعنی قریب کر دو) میں نے اس مسجد میں اٹھارہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے کسی نے اس طرح کا فعل کبھی نہیں کیا، (یعنی وہ حضرات پیروں کو چوڑا کر کے کھڑے نہیں ہوتے تھے)۔

نوٹ :...... ''مسائل نماز'' ص ۳۶/ (از : حضرت مولانا محمد عبید اللہ الاسعدی مدظلہ) میں اس روایت میں کتابت کی غلطی سے چودہ صحابۂ کرام کا ذکر آ گیا ہے، جبکہ اصل کتاب میں اٹھارہ کا عدد ہے۔

قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ اور بخاری شریف کی روایت

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''بخاری شریف'' میں باب قائم فرمایا ہے: ''باب الصاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم فی الصف '' اور اس باب کے تحت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ: ''رأيت الرجل يلزق كعبه بكعب صاحبه ''۔ اس تعلیق کی اصل ''ابوداؤد شریف'' میں ہے۔

اس تعلیق میں ایڑی ملانے کا حکم ہے، اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

(۱٦)......عن أنس رضی اللہ عنہ : عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : اقمیوا صفوفکم ، فانی اراکم وراء ظھری ، وکان احدنا یلزق منکبیہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ۔

(بخاری، باب الصاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف ، رقم الحدیث:۷۲۵)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صفوں کوسیدھی کرو، اس لئے کہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھ لیتا ہوں، اور ہم میں سے کوئی اپنے کندھے کو ساتھی کے کندھے سے اور اپنے قدم کو ساتھی کے قدم سے ملانے لگے۔

اس حدیث میں ایک بات تو غور کرنے کی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صرف اتنا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم اپنے کندھے کو ساتھی کے کندھے سے اور اپنے قدم کو ساتھی کے قدم سے ملانے لگے۔

قدم سے قدم ملانے والے کے نزدیک تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں

اس حدیث میں اور نہ تو کسی اور حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد موجود نہیں کہ قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملاؤ۔ یہ تو حضرات صحابہ کا عمل حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا ہے۔ اور قدم سے قدم ملانے والے حضرات کے نزدیک تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں، اس لئے یہ حدیث ان کے کام کی نہیں اور نہ ان کی دلیل بن سکتی ہے۔

نواب صاحب بھوپالی لکھتے ہیں: ’’وقول الصحابی لا تقوم حجۃ‘‘۔

یعنی صحابی کے قول سے حجت نہیں قائم ہوتی ہے۔ (الروضۃ الندیۃ ص۱۴۱ ج۱)

عام صحابہ کے بارے میں تو کیا حضرات خلفاء راشدین کے عمل کو بھی حجت نہیں

مانتے۔مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری ''علیکم بسنتی'' کی کیسی عجیب تاویل کرتے ہیں:

''لیس المراد بسنة الخلفاء الراشدین الا طریقتهم الموافقة لطریقته صلی الله علیه و سلم''۔(تحفۃ الاحوذی ص۳۶۹ ج۱)

روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں: قدم ملانا' ٹخنا ملانا' کندھا ملانا'۔ان سب پر عمل ممکن نہیں، اس لئے کہ ان تمام الفاظ کا مجازی معنی ہی مراد لیا جاسکتا ہے، کہ سب احادیث کا مقصد قرب ہے کہ قدم بھی قدم سے قریب ہو، ٹخنا بھی ٹخنا سے قریب ہو، اور کندھا بھی کندھے سے قریب ہو کہ درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ رکھا جائے۔

یہ ممکن نہیں کہ صف میں ٹخنا' قدم اور کندھا برابر ملا کر کوئی کھڑا ہو سکے، اسی لئے محدثین نے صراحت فرمائی ہے کہ مقصود صف کو سیدھا کرنے کا اہتمام کرنا ہے، اور ان الفاظ سے مبالغہ مقصود ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ: المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف و سد خلله۔(فتح الباری ص۲۱۱ ج۱)